حافظ حامد محمود چیمہ
متعلّم جامعہ علوم اثریہ

شرک کے ثمرات

جس طرح توحید ایمان کا جوہر، اسلام کی روح اور اعمال کی جان ہے کہ بدوں توحید کے کوئی نیکی مقبول نہیں ہے ـــــ اسی طرح شرک ایمان کو بگاڑنے والا، اسلام کا دشمن اور اعمال کو ضائع کرنے والا ہے۔ اگر توحید میں کوئی خامی ہوئی تو اسے نہ رسول کی محبت پُر کر سکتی ہے، نہ کسی ولی کی عقیدت اور نہ ہی کوئی بڑی سے بڑی نیکی اس کا بدل ہو سکتی ہے۔

مشرکینِ مکہ ذاتِ خداوندی کے قائل تھے، انبیاءؑ و اولیاء کی محبت کا دم بھرتے تھے، حاجیوں کو پانی پلاتے تھے اور مسجدِ حرام کی تعمیر کے علاوہ حج کرتے تھے، عمرہ بجالاتے تھے، عاشورہ کا روزہ بھی رکھتے تھے، غلام آزاد کرتے تھے، قربانیاں دیتے تھے، اعتکاف کی نذر مانتے تھے، غسلِ جنابت بھی کیا کرتے اور حضرت ابراہیمؑ کی بعض سنتوں کے قائل و فاعل تھے ـــــ بچوں کا نام عبداللہ بھی رکھتے تھے، لیکن بایں ہمہ قرآنِ مجید ان کو کافر اور مشرک کہتا ہے، ان کی سزا جہنّم بتلاتا ہے ـــــ یہ کیوں؟

اس لیے کہ یہ نیکیاں اگرچہ اپنے مقام پر نیکیاں ہی ہیں، تاہم ایک شخص ان خوبیوں کے باوجود جب شرک کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کی تمام بھلائیاں برباد اور جملہ اعمالِ صالحہ غارت ہو جاتے ہیں ـــــ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ انبیاء کرامؑ کے اسماء ذکر کر کے آخر میں فرمایا:

"وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ" (الانعام: ۸۹)

"اور اگر شرک کرتے تو جو عمل وہ کرتے تھے، سب ضائع ہو جاتے"

حتیٰ کہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا :

"لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ" (الزمر: ۶۵)

" اور اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے اعمال برباد ہو جائیں گے اور تم زیاں کاروں میں ہو جاؤ گے" (ترجمہ فتح الحمید)

مشرک کی بخشش نہیں ہوگی، اس پر جنّت حرام کر دی گئی ہے :

"اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ـــــ الآية" (النسآء: ۴۸)

"اللہ تعالیٰ اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے، اور اس کے علاوہ اور گناہ جسے چاہے، معاف فرما دے"

"اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ" (المآئدة: ۷۲)

"جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرے گا، اللہ تعالیٰ جنت کو اس پر حرام کر دیں گے اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں"

مشرک اپنے معبودوں کو مختار سمجھتا ہے اور تصرفاتِ الٰہیہ میں ان کو شریک کرتا ہے، اس لیے اسے دنیا میں کسی نہ کسی عذاب میں بتلا کر دیا جاتا ہے، تاکہ ان معبودوں کی کمزوری اس پر واضح ہو جائے :

"وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِى الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا" (بنی اسرآئیل: ۵۸)

"اور (کفر و شرک کرنے والوں کی) کوئی بستی نہیں، مگر قیامت کے دن سے پہلے ہم اسے ہلاک کر دیں گے یا سخت عذاب سے معذّب کریں گے۔ یہ کتاب میں لکھا جا چکا ہے"

اس آیت پر حضرت شاہ عبدالقادرؒ لکھتے ہیں :

"یعنی تقدیر میں لکھ چکے، ہر شہر کے لوگ ایک بزرگ ٹھہرا کر پوجتے ہیں کہ ہم اس کی رعیت ہیں اور اس کی پناہ میں ہیں۔ سو وقت آنے پر کوئی پناہ نہیں دے سکتا"

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

"وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ" (المؤمنون : ۸۸)

"اور وہی پناہ دیتا ہے، اور اس کے مقابل کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا!"

مشرک جہنمی ہے ـــــ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے :

"عن ابن مسعود رض انّ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم قال من مات وھو یدعوا للہ ندًّا دخل النّار" (صحیح بخاری)

"حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہما) بیان فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اس حال میں مرگیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک کرتا تھا، تو وہ آگ میں داخل ہوگا۔"

مشرک کے لیے سفارش نہیں ہوگی ـــــ چنانچہ صحیح بخاری ہی میں ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعتِ کبریٰ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا :

"اسعد النّاس بشفاعتی یوم القیامۃ من قال لا الٰہ الّا اللہ خالصًا مّن قلبہ" (بحوالہ مشکوٰۃ باب الحوض والشّفاعۃ)

"روزِ قیامت میری سفارش سے بہرہ مند وہ شخص ہوگا جس نے خالصتًا تہ دل سے لاالٰہ الّا اللہ کہا ہوگا۔"

قرآنِ مجید میں ہے کہ نوحؑ نے اپنے بیٹے کے لیے سفارش کی، تو یہ سفارش نہ صرف نامقبول ہوئی، بلکہ خود سفارش سے ہی منع کر دیا گیا، کیوں کہ وہ مشرک تھا ـــــ سورۂ ہود میں ہے :

"فَلَا تَسْأَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۖ إِنِّي أَعِظُكَ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ" (آیت ۴۶)

"جس چیز کی حقیقت تمہیں معلوم نہیں، اس کے بارے مجھ سے سوال ہی نہ کرو۔ اور میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ نادان نہ بنو۔" (ترجمہ فتح الحمید)

یہی حال اپنے مشرک باپ کے لیے حضرت ابراہیمؑ کی سفارش کا ہوگا ـــــ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :

"فیقول ابراھیم : یا ربّ انت وعدتّنی ان لّا تخزینی یوم یبعثون و ایُّ خزی اخزٰی من ابی الا بعدِ؟ فیقول اللہ عزّوجلّ : انّی حرّمت

الجنّۃ علی الکافرین۔" (صحیح بخاری، بحوالہ مشکوٰۃ، باب الحشر)

"ابراہیمؑ کہیں گے: "اے رب تونے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ مجھے قیامت کے روز رسوا نہیں کرے گا، لیکن اس رسوائی سے بڑھ کر اور کیا رسوائی ہو سکتی ہے کہ میرا باپ تیری رحمت سے دُور ہے؟" اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: "میں نے جنّت کو کافروں پر حرام کر دیا ہے!"

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"فیؤخذ بقوائمہٖ فیُلقی فی النّار" (ایضاً)

"چنانچہ اسے پاؤں سے پکڑ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا!"

فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَارِ!

شعر و ادب

جناب فضل انبالوی

غافل انسان

مصروف زندگی سے ہی فرصت کبھی نکال
پھر اپنے گرد و پیش ذرا سی نگاہ ڈال

دنیا کے مخمصوں سے تو فرصت نہیں تجھے
آتا ہے عاقبت کا بھی تجھ کو کبھی خیال؟

قرآں میں کر تو غور و تدبّر اسی طرح
واضح ہوں تاکہ تجھ پہ بھی احکامِ ذوالجلال

علم و عمل سے کر دے خدا تجھ کو بہرہ ور
اس میں ہے تیرا اور نہ میرا کوئی کمال

شکرِ خدا کہ زندگی اچھی بسر ہوئی
اللہ کرم کرے کہ ہو روشن مآل

میں بے ہنر ہوں اور غریب الدیار ہوں
ہو فضلِ بے نوا کو عنایت کوئی کمال